روزنامہ

الفضل

ٹیلی فون نمبر 047-6213029 FD-10

قائمقام ایڈیٹر: فخر الحق شمس

Web: http://www.alfazl.org
Email: editor@alfazl.org

جمعہ 24 جولائی 2009ء 1430 ہجری 24 وفا 1388 ھش جلد 59-94 نمبر 166

مہمان نوازی

حضرت سہل بن سعدؓ بیان کرتے ہیں کہ ہمارے ہاں ایک عورت تھی وہ اپنی کھیتی کی نالیوں پر چقندر بویا کرتی تھی۔ جب جمعہ کا دن ہوتا تو وہ چقندر کی جڑیں نکال کر ایک ہانڈی میں ڈالتی اور اس کے اوپر مٹھی بھر جو کا آٹا پیس کر ڈالتی گویا چقندر کی جڑیں اس میں بوٹیاں ہوتیں۔ ہم جمعہ کی نماز سے فارغ ہوتے تو وہ یہ کھانا ہمارے سامنے رکھتی۔

(صحیح بخاری کتاب الجمعہ باب فاذا قضیت الصلوٰۃ حدیث نمبر:886)

43واں جلسہ سالانہ جماعت ہائے احمدیہ برطانیہ 2009ء

منعقدہ 24,25,26 جولائی بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار

احمدیہ ٹیلی ویژن پر ٹیلی کاسٹ ہونے والے LIVE پروگرام

خدا تعالیٰ کے فضل سے جماعت احمدیہ برطانیہ کا 43 واں جلسہ سالانہ مورخہ 24، 25، 26 جولائی 2009ء بروز جمعۃ المبارک، ہفتہ، اتوار منعقد ہو رہا ہے۔ سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ بنصرہ العزیز اس بابرکت موقع پر خطبہ جمعہ کے علاوہ چار خطابات ارشاد فرمائیں گے۔ اس جلسہ کے تمام پروگرام احمدیہ ٹیلی ویژن پر براہ راست ٹیلی کاسٹ کئے جائیں گے۔ پاکستانی وقت کے مطابق تفصیل درج ذیل ہے۔ احباب جماعت اس روحانی جلسہ سے زیادہ سے زیادہ استفادہ فرمائیں۔

جمعۃ المبارک 24 جولائی 2009ء

6:00 بجے سہ پہر	**خطبہ جمعہ براہ راست حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ**
9:25 بجے رات	**پرچم کشائی**
9:30 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

افتتاحی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

ہفتہ 25 جولائی 2009ء

3:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
3:20 بجے دوپہر	تقریر "ہستی باری تعالیٰ" (اردو) (مکرم ڈاکٹر حافظ صالح محمد الہ دین صاحب صدر، صدر انجمن احمدیہ قادیان)
3:50 بجے دوپہر	تقریر "سیرۃ النبی ﷺ (صلح اور امن کے پیامبر)" (انگریزی) مکرم ٹومی کالون صاحب صدر مجلس خدام الاحمدیہ یو۔کے
4:30 بجے سہ پہر	"نظام خلافت اور تائید الٰہی" (اردو) (مکرم مولانا عطاء المجیب صاحب راشد)
5:00 بجے سہ پہر	**حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا خواتین سے خطاب**
8:30 بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
9:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کا دوسرے روز کا خطاب

اتوار 26 جولائی 2009ء

3:00 بجے دوپہر	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم
3:20 بجے دوپہر	تقریر "حضرت مسیح موعودؑ کا انقلاب انگیز لٹریچر" (اردو) مکرم عبدالسمیع خان صاحب
3:50 بجے دوپہر	تقریر "دینی سزاؤں کی فلاسفی" (انگریزی) (مکرم ڈاکٹر افتخار احمد ایاز صاحب)
4:20 بجے دوپہر	نظم
4:30 بجے دوپہر	تقریر "قرآن کریم کی عظمت وشان" (انگریزی) (مکرم مولانا اظہر حنیف صاحب)
5:00 بجے سہ پہر	غیر مسلم ریاست میں مسلمان کے فرائض (انگریزی) (مکرم رفیق احمد حیات صاحب)
6:00 بجے سہ پہر	**عالمی بیعت**
8:30 بجے شام	معزز مہمانوں کے مختصر خطابات
9:00 بجے رات	تلاوت قرآن کریم اردو ترجمہ و نظم

اختتامی خطاب حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ

☆☆☆☆☆

امام کا ہر لفظ ہمارا اوڑھنا، بچھونا ہو

حضرت مصلح موعود خطبہ جمعہ فرمودہ 24 جنوری 1936ء میں فرماتے ہیں:۔

"خلافت کے تو معنی ہی یہ ہیں کہ جس وقت خلیفہ کے منہ سے کوئی لفظ نکلے اس وقت سب سکیموں، سب تجویزوں اور سب تدبیروں کو پھینک کر رکھ دیا جائے اور سمجھ لیا جائے کہ اب وہی سکیم، وہی تجویز اور وہی تدبیر مفید ہے جس کا خلیفہ وقت کی طرف سے حکم ملا ہے......اگر خلافت کے کوئی معنے ہیں تو پھر خلیفہ ہی ایک ایسا وجود ہے جو ساری جماعت میں ہونا چاہئے اور اُس کے منہ سے جو لفظ نکلے وہی ساری جماعت کے خیالات اور اَفکار پر حاوی ہونا چاہئے، وہی اوڑھنا، وہی بچھونا ہونا چاہئے، وہی تمہارا ناک، کان، آنکھ اور زبان ہونا چاہئے۔"

(خطبات محمود جلد 17 صفحہ 74,75)

(مرسلہ ناظر صاحب اصلاح وارشاد مرکزیہ بسلسلہ تعمیل سفارشات شوریٰ 2009ء)

خالدہ افضل سکالرشپ

۞ امسال اللہ کے فضل سے حضور انور ایدہ اللہ تعالیٰ کی منظوری کے ساتھ ایک نیا سکالرشپ شروع کیا جا رہا ہے۔ یہ سکالرشپ ان طلباء وطالبات کیلئے ہے جنہوں نے امسال پاکستان بھر میں سے کسی یونیورسٹی سے دوسالہ بی ایس سی (سائنس) مکمل کی ہو۔ واضح ہو کہ یہ سکالرشپ چار سالہ بی ایس سی (سائنس) کرنے والے سٹوڈنٹس کے لئے نہیں ہے۔ موصول ہونے والی درخواستوں میں سے اول اور دوم آنے والے سٹوڈنٹس کو یہ سکالرشپ دیا جائے گا۔ خواہشمند طلباء وطالبات سے گزارش ہے کہ وہ سادہ کاغذ پر اپنی درخواست بنام ناظر تعلیم، اپنی تعلیمی سند کی نقل، امیر صاحب یا صدر صاحب سے تصدیق کے ساتھ نظارت تعلیم صدر انجمن احمدیہ ربوہ میں ارسال فرمائیں۔ درخواست بھجوانے کی آخری تاریخ 31 دسمبر 2009ء ہے۔ مزید تفصیلی معلومات فون پر حاصل کی جاسکتی ہیں۔

فون: 047-6212473 (نظارت تعلیم)

محترم مولانا دوست محمد صاحب شاہد مورخ احمدیت

عالم روحانی کے لعل و جواہر نمبر 541

شہنشاہ اقلیم خطابت کا سحر آفرین شاہکار کلام

فخر دو عالم نور دو عالم فخر کائنات محمد عربی ﷺ (فداہ ابی و امی و روحی و جنانی) پر فصاحت ختم تھی۔ سیدنا محمود المصلح الموعود کے الفاظ میں ’’آنحضرت ﷺ .... پر قرآن نازل ہوا آپ نے قرآن کو اپنے نفس پر وارد کیا حتیٰ کہ آپ مجسم قرآن ہو گئے آپ کی ہر حرکت اور آپ کا ہر سکون قرآن کی تفسیر تھے آپ کا ہر خیال اور ہر ارادہ قرآن کی تفسیر تھا آپ اور ہر جذبہ قرآن کا تفسیر تھا آپ کی آنکھوں کی **چمک میں قرآنی نور کی بجلیاں تھیں اور آپ کے کلمات قرآن کے باغ کے پھول ہوتے تھے۔**‘‘ (دیباچہ تفسیر کبیر جلد سوم سورۃ یونس)

ذیل میں تاجدار کائنات کے چند یادگار خطبوں کا ترجمہ عشاق رسول کے مطالعہ کے لئے پیش کرنے کی سعادت حاصل کرتا ہوں ؏

سفینہ چاہئے اس بحر بیکراں کے لئے

اولین خطبہ دعوت حق

’’یقیناً راہنما اپنے گھر والوں سے کبھی جھوٹ نہیں بولتا، اگر میں لوگوں کے سامنے جھوٹ بولتا بھی تو تم سے جھوٹ نہ بولتا۔ اگر میں لوگوں کو دھوکہ دیتا تب بھی تم سے دھوکہ نہ کرتا۔ اللہ کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں، میں اللہ کا رسول ہوں بالخصوص تمہاری طرف اور بالعموم تمام انسانوں کی طرف۔ اللہ کی قسم تم اسی طرح مر جاؤ گے جیسے تم سوتے ہو اور اسی طرح جی اٹھو گے جیسے تم بیدار ہوتے ہو۔ تمہیں اپنے اعمال کا حساب دینا پڑے گا اور نیکی کا اچھا اور برائی کا برا بدلہ مل کر رہے گا اور یہ بدلہ ہمیشہ کی جنت یا ہمیشہ کی آگ ہے۔‘‘

(کامل ابن اثیر جلد 2 صفحہ 27)

مدینۃ النبیؐ میں ایک

خطبہ جمعہ

’’سب تعریفیں اللہ کے لئے ہیں، اسی کی تعریف کرتا ہوں، اسی سے مدد چاہتا ہوں، اسی سے معافی چاہتا ہوں، اسی سے ہدایت طلب کرتا ہوں، اسی پر ایمان رکھتا ہوں اور اس سے انکار نہیں کرتا اور جو اس کا انکار کرے اس سے عداوت رکھتا ہوں اور گواہی دیتا ہوں کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، وہ لاشریک ہے محمد (ﷺ) اس کے بندے اور رسول ہیں۔ انہیں ہدایت، نور اور موعظت دے کر رسولوں کی آمد کی بندش، قلت علم، لوگوں کی گمراہی، زمانہ کے اختتام، قرب قیامت اور موت کے قریب آ جانے پر بھیجا۔ جو شخص اللہ اور اس کے رسول کی اطاعت کرے گا، راست رو ہوگا جو ان کی نافرمانی کرے گا گمراہ ہو گیا، حد سے بڑھ گیا اور دور کی ضلالت میں جا پڑا۔ مسلمان کے لئے بہترین وصیت وہ ہے جو اسے آخرت کے لئے آمادہ کرے اور اسے اللہ سے ڈرنے کا حکم دے۔ ان امور سے بچتے رہو جن سے اللہ نے روکا ہے۔ اس سے بہتر کوئی نصیحت نہیں اور اس سے بہتر کوئی ذکر نہیں۔ اللہ کا تقویٰ، جو شخص خوف اور خشیت الٰہی سے اس پر عمل کرتا ہے اور سچے دل سے آخرت کا طالب ہے اور اپنے مخفی اور ظاہری امور کی جو اس کے اور اللہ کے درمیان ہیں اصلاح کرتا ہے اور اس سے صرف اللہ کی خوشنودی چاہتا ہے، اس کے لئے یہ امر دنیا میں یادگار، موت کے بعد ذخیرہ ہوگا جب کہ آدمی اپنے اچھے اعمال کا محتاج ہوگا اور جو شخص اس کے سوا دوسری طرح کے اعمال کرتا ہے وہ تمنا کرے گا کہ کاش اس کے اور قیامت کے درمیان ایک بعید فاصلہ ہوتا۔ اللہ اپنے آپ سے تمہیں ڈراتا ہے اور وہ بندوں پر مہربان ہے، وہ ایسا ہے جو سچی بات کرتا ہے، وعدہ پورا کرتا ہے، وعدہ خلافی نہیں کرتا کیونکہ اس کا ارشاد ہے:

’’میرے ہاں بات بدلی نہیں جاتی اور میں بندوں پر ظلم نہیں کرتا۔ پس اللہ سے ڈرو اپنی دنیا اور آخرت کے معاملات میں، مخفی اور ظاہر امور میں، کیونکہ جو اللہ سے ڈرے گا اللہ اس کے گناہ دور کر دے گا اور اسے بہت بڑا اجر دے گا۔ جو اللہ سے ڈرا اس نے بہت بڑی کامیابی حاصل کر لی............ نیکی کرو جیسا کہ اللہ نے تم پر احسان کیا۔ اس کے دشمنوں کو دشمن سمجھو اور راہ الٰہی میں جہاد کا حق ادا کرو۔ اس نے تمہیں چن لیا اور تمہارا نام ’’مسلم‘‘ رکھا تا کہ جو ہلاک ہو وہ بھی دلیل دیکھ کر اور جو زندہ رہے وہ بھی دلیل کے سہارے۔ اللہ کو کثرت سے یاد کرو۔ آج کے بعد جو دن آ رہا ہے یعنی قیامت، اس کے لئے عمل کرو۔ اس لئے کہ جو شخص اللہ سے اپنے معاملہ درست کرے گا لوگوں کے ساتھ اس کے معاملات میں اللہ کافی ہو جائے گا۔ کیونکہ اللہ لوگوں کے بارے میں فیصلہ کرتا ہے لوگ اللہ کے بارے میں فیصلہ نہیں کرتے۔ وہ لوگوں کا مالک ہے، لوگ اس کے مالک نہیں ہیں۔ اللہ سب سے بڑا ہے۔

(طبری جلد دوم صفحہ 255)

خطبہ فتح مکہ

’’اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، جو تنہا ہے، اس کا کوئی شریک نہیں۔ اس کا وعدہ سچا ثابت ہوا۔ اس نے اپنے بندے کی نصرت فرمائی۔ محض اسی نے تمام گروہوں کو شکست دی، سن لو یہ موروثی استحقاق ہر خون اور ہر مال میرے ان دونوں پاؤں تلے ہے بجز خدمت بیت اللہ اور حجاج کو پانی پلانے کے حق کے۔ سن لو! جو خطاءً قتل ہوا وہ کوڑے اور لاٹھی سے عمداً قتل کئے جانے والے کے مشابہ ہے، پس اس میں دیت مغلظہ ہے یعنی سو اونٹ جن میں سے چالیس ایسی اونٹنیاں ہوں گی جن کے پیٹ میں بچے ہوں۔ اے گروہ قریش! اللہ نے تم سے جاہلیت کی نخوت اور آبا و اجداد پر فخر و غرور زائل کر دیا۔ سب انسان آدم سے پیدا ہوئے اور آدم مٹی سے ہیں۔ اے لوگو! ہم نے تمہیں ایک مرد اور ایک عورت سے پیدا کیا اور ہم نے تمہارے گروہ اور قبیلے بنا دیئے تا کہ تم ایک دوسرے کو پہچان سکو۔ بے شک تم میں سب سے زیادہ شریف اللہ کے نزدیک وہ ہے جو تم میں سب سے زیادہ پرہیز گار ہے۔ اے گروہ قریش! میں تمہارے بارے میں جو کچھ کرنے والا ہوں اس کے بارے میں تم کیا رائے رکھتے ہو؟ سب نے کہا بہتر رائے رکھتے ہیں۔ آپؐ شریف بھائی اور شریف بھائی کے بیٹے ہیں۔ فرمایا: جاؤ، اب تم آزاد ہو۔‘‘ (سیرت ابن ہشام جلد 4 ص 131)

☆......☆......☆

نعت خیر البشر

کس نے ذروں کو اٹھایا اور صحرا کر دیا
کس نے قطروں کو ملایا اور دریا کر دیا
آدمیت کا غرض ساماں مہیا کر دیا
اک عرب نے آدمی کا بول بالا کر دیا
سات پردوں میں چھپا بیٹھا تھا حسنِ کائنات
اب کسی نے اس کو عالم آشکارا کر دیا
زندہ ہو جاتے ہیں جو مرتے ہیں اس کے نام پر
اللہ اللہ موت کو کس نے مسیحا کر دیا
شوکتِ مغرور کا کس شخص نے توڑا طلسم
منہدم کس نے الٰہی قصرِ کسریٰ کر دیا
کس کی حکمت نے یتیموں کو کیا دُرِّ یتیم
اور غلاموں کو زمانے بھر کا مولا کر دیا
کہدیا لاتقنطوا اختر کسی نے کان میں
اور دل کو سربسر محوِ تمنا کر دیا

ہری چند اختر

پبلشر و پرنٹر طاہر مہدی امتیاز احمد وڑائچ مطبع ضیاء الاسلام پریس مقام اشاعت دارالنصر غربی چناب نگر (ربوہ) قیمت -/5 روپے

مکرم حافظ مظفر احمد صاحب

صحابی رسول صلی اللہ علیہ وسلم

حضرت سعد بن ربیع انصاری رضی اللہ عنہ

نام ونسب

حضرت سعدؓ بن ربیع انصاری وہ عاشق رسولؐ صحابی تھے جو مجسم اخلاص و وفا اور فدائیت کا نادر نمونہ تھے۔ آپؓ کا تعلق بنوحارث بن خزرج سے تھا۔ والدہ ہزیلہ بنت عنبسہ تھیں۔ بیعت عقبہ اولیٰ کے موقع پر رسول کریم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوکر بیعت کرنے کی سعادت عطا ہوئی۔ بیعت عقبہ ثانیہ میں بھی شریک تھے۔ آپ انصار کے ان بارہ نقباء (سرداران) میں سے تھے جنہیں آنحضرتؐ نے ان کے مختلف قبائل پر نگران مقرر فرمایا تھا۔ حضرت عبداللہؓ بن رواحہ بھی اسی قبیلہ بنی حارث کے ایک نقیب اور سردار تھے دوسرے نقیب حضرت سعدؓ مقرر ہوئے۔ فن کتابت سے بھی واقف تھے (1)

ایثار وقربانی

مدینہ میں مواخات یعنی اسلامی برادری قائم کرنے کا سلسلہ شروع ہوا تو رسول کریم ﷺ نے حضرت سعدؓ کو حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کا بھائی بنایا جو مکہ سے ہجرت کر کے تشریف لائے تھے۔ وہاں ان کی اچھی تجارت تھی اور اہل ثروت لوگوں میں شمار ہوتے تھے۔ ہجرت کے وقت سب کچھ لٹا پٹا کر آ گئے۔ گھر بار بھی چھوڑا اور مال و دولت پر گویا لات مار کر رسول خدا ﷺ کے قدموں میں زندگی بسر کرنا بصد شوق قبول کیا۔

حضرت سعدؓ بن ربیع اپنے اسلامی بھائی حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو اپنے گھر لے گئے۔ ان کی خوب مہمان نوازی کی اور اس اسلامی رشتہ اخوت کا اتنا لحاظ کیا جس کی مثال دنیا کی تاریخ میں نہیں ملتی۔ آپؓ نے حضرت عبدالرحمٰن بن عوفؓ سے کہا ’’آپ کو میرا دینی بھائی بنایا گیا ہے میری خواہش ہے کہ میں اپنا سب مال و جائداد آپ کو نصف نصف تقسیم کر کے دے دوں‘‘ اور اس حد تک ایثار کی پیشکش کی جو بظاہر ناممکن نظر آتی ہے۔ انہوں نے عبدالرحمٰنؓ سے کہا کہ میری دو بیویاں ہیں اور ان میں سے جسے آپ چاہیں میں طلاق دے دوں گا تاکہ آپ بعد میں ان سے شادی کرسکیں اور یوں ایثار اور قربانی کا انتہائی نمونہ حضرت سعدؓ بن ربیع نے پیش کر دکھایا جو اسلام کی تاریخ میں ہمیشہ زندہ رہے گا اور سنہری حروف سے لکھا جائے گا۔

حضرت عبدالرحمٰنؓ بن عوف کو بھی اللہ تعالیٰ نے ایک عجیب غنا اور شان بے نیازی عطا فرمائی تھی۔ چنانچہ آپ نے حضرت سعدؓ سے کہا کہ اے میرے بھائی اللہ تعالیٰ آپ کے اہل میں اور مال میں برکت ڈالے مجھے آپ صرف بازار کا رستہ بتا دیجئے۔ میں تاجر آدمی ہوں۔ اپنے ہاتھ کی کمائی سے کھاؤں گا۔ چنانچہ وہ بازار گئے اور کچھ مکھن اور پنیر کی خرید وفروخت سے پہلے دن ہی کچھ بچا کر گھر لے آئے۔ پھر تو خدا تعالیٰ نے ان کی تجارت میں ایسی برکت ڈالی کہ اللہ تعالیٰ کے فضل کے ساتھ تھوڑے ہی عرصہ میں مدینے میں ہی شادی بھی کر لی ایک روز نبی کریمؐ نے ان کے جسم اور لباس سے کچھ شادی کے آثار دیکھ کر فرمایا ’’اے عبدالرحمٰن شادی کی ہے تو ولیمہ بھی کرو خواہ ایک بکری ذبح کر کے ہی ہو۔‘‘ (2)

جذبہ خلوص واطاعت

غزوہ احد سے پہلے کا واقعہ ہے حضرت عباسؓ نے کفار مکہ کے تین ہزار مسلح لشکر جرار کی خبر بذریعہ خط رسولؐ اللہ کو بھجوائی۔ یہ خط رسول اللہ ﷺ کو قباء میں ملا اور ابیؓ بن کعب نے آپؐ کو خط پڑھ کر سنایا رسول اللہ ﷺ نے اسے یہ خبر مخفی رکھنے کی ہدایت کی۔ پھر آپ مشورہ کیلئے حضرت سعدؓ بن ربیع کے گھر تشریف لے گئے اور پوچھا کہ گھر میں کوئی اور تو نہیں حضرت سعدؓ نے کہا نہیں آپ بے تکلف اپنی بات کریں۔ پھر حضرت سعدؓ نے بات سن کر تسلی دلائی کہ مجھے امید ہے اللہ تعالیٰ اس کا بہتر نتیجہ پیدا فرمائے گا۔ رسول اللہ ﷺ نے سعدؓ کو بھی یہ خبر مخفی رکھنے کی ہدایت فرمائی۔ ادھر منافقین نے مدینہ میں مکہ کے حملہ کی افواہ پھیلا دی کہ اب مسلمان نہیں بچ سکتے۔ رسول اللہ ﷺ کے جانے کے بعد حضرت سعدؓ کی بیوی نے ان سے رسول اللہ ﷺ کی راز دارانہ گفتگو کے بارہ میں پوچھا تو انہوں نے جھڑک دیا کہ تمہیں اس سے کیا غرض؟ وہ کہنے لگیں مجھے پتہ چل چکا ہے اور میں نے رسولؐ اللہ کی بات سن لی تھی۔ حضرت سعدؓ نے فوراً مدینہ جا کر رسول اللہ ﷺ کو اطلاع کی کہ یا رسول اللہ ﷺ میں نے تو عرض کیا تھا کہ آپؐ کی بات کوئی سن نہیں رہا مگر مجھے علم نہ تھا کہ میری بیوی نے ہماری بات سن لی ہے مجھے ڈر ہے کہ بات پھیلے تو رسول اللہ ﷺ یہ نہ سمجھیں کہ مجھ سے ارادۃً ایسا ہوا۔ رسول کریم ﷺ نے بیوی سے درگزر کرنے کا ارشاد فرمایا۔

داستان عشق ووفا

حضرت سعدؓ بن ربیع کے حالات حدیثوں میں بہت ہی کم آئے ہیں اس کی وجہ یہ ہے کہ وہ غزوہ احد میں شہید ہوگئے اور آنحضرت ﷺ کے ساتھ دو اڑھائی سال کا مختصر عرصہ خدمت انہیں نصیب ہوا لیکن جو ذکر ملتا ہے وہ آپ کی عظیم الشان قربانیوں اور کمال فدائیت کا ہی تذکرہ ہے۔ احد میں حضرت سعدؓ کی شہادت کا واقعہ اپنی ذات میں رسولؐ اللہ سے عشق و وفا کی داستان ہے جس سے یہ اندازہ بھی ہوتا ہے کہ آنحضرت ﷺ کو اپنے اس فدائی صحابی سے کتنی محبت تھی۔ غزوۂ احد میں ستر کے قریب مسلمان شہید ہو چکے تھے جب جنگ کے بادل چھٹے۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی ہے جو جا کر سعدؓ بن ربیع انصاری کی خبر لے آئے؟ میں نے اسے دشمنوں کے نرغے میں گھرا ہوا پایا تھا۔ حضرت ابیؓ بن کعب اور محمدؓ بن مسلمہ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہم حاضر ہیں۔ چنانچہ یہ دونوں صحابی گئے اور میدان احد میں شہداء کی بکھری نعشوں کے درمیان ان کو تلاش کرنے لگے مگر سعدؓ بن ربیع کہیں نظر نہ آئے۔ انہیں خیال آیا کہ حضرت سعدؓ بن ربیع عاشق رسولؐ تھے۔ انہیں رسول اللہ ﷺ کا واسطہ دیکر تلاش کرنا چاہیے۔ تب انہوں نے میدان احد میں یہ آواز بلند کی کہ اے سعد بن ربیع! خدا کا رسول تمہیں یاد کرتا ہے۔ اچانک کیا دیکھتے ہیں کہ ایک جگہ کسی زخمی میں کچھ حرکت پیدا ہوئی۔ وہاں پہنچے تو دیکھا کہ سعدؓ بن ربیع تھے۔ حضرت ابیؓ نے کہا کہ آنحضور ﷺ نے ہمیں آپ کے پاس بھیجا ہے۔ رسولؐ اللہ آپ کو سلام کہتے اور آپ کا حال پوچھتے تھے۔ حضرت سعدؓ بن ربیع نے بھی جواب میں کیا ہی پیارا پیغام دیا کہا رسولؐ اللہ کی خدمت میں جا کر میرا بھی سلام کہنا اور عرض کرنا کہ مجھے تیروں اور نیزوں کے بارہ شدید زخم پہنچے ہیں، جن سے بظاہر بچنا اب ممکن نظر نہیں آتا۔ حضرت سعدؓ بن ربیع کو احساس تھا کہ یہ ان کے آخری لمحات ہیں۔ جان کنی کے اس عالم میں جب وہ آخری الوداعی پیغام دینے لگے اس وقت انہیں اپنی بیوہ یا یتیم بچے یاد نہیں آئے اگر کوئی چیز یاد آئی تو وہ تھا خدا کا رسولؐ اور اس کی محبت۔ چنانچہ انہوں نے یہ پیغام دیا کہ ’’رسول کریم ﷺ کی خدمت میں میرا اسلام عرض کرنا اور کہنا کہ یا رسولؐ اللہ جتنے خدا کے فرستادہ نبی پہلے گذرے ہیں۔ ان کی آنکھیں اپنی قوم سے جتنی ٹھنڈی ہوئیں ان سے بڑھ کر اللہ آپ کی آنکھیں ہم سے ٹھنڈی کرے۔ اور میری قوم کو بھی میرا سلام پہنچا کر کہنا، جب تک خدا کا رسول ﷺ تمہارے اندر موجود ہے اس امانت کی حفاظت کرنا تم پر فرض ہے۔ یاد رکھو جب تک ایک شخص بھی تمہارے اندر زندہ موجود ہے اگر تم نے اس امانت کی حفاظت میں کوئی کوتاہی کی تو قیامت کے دن تمہارا کوئی عذر خدا تعالیٰ کے حضور قابل قبول نہیں ہوگا‘‘ یہ پیغام دے کر حضرت سعدؓ اپنے مولیٰ کو پیارے ہوگئے۔

حضرت ابیؓ بیان کرتے ہیں کہ میں سعدؓ کے آخری لمحات میں ان کے پاس موجود رہا اور وفات کے بعد سعدؓ بن ربیع کا یہ مقدس پیغام وفا آنحضرت ﷺ کی خدمت میں پہنچایا۔ آنحضرتؐ اپنے عاشق اور اپنے فدائی صحابی کا پیغام سن کر فرمانے لگے ’’اللہ رحمتیں کرے سعد بن ربیع پر کہ جب تک وہ زندہ رہا اس نے اللہ اور رسول کی خیر خواہی کی اور مرتے دم بھی اس نے اللہ اور اس کے رسول کی خیر خواہی کو چھوڑا نہیں۔‘‘ (3)

یتیم بچیوں کی وراثت

حضرت سعدؓ بن ربیع کی شہادت کے ساتھ اسلامی احکام وراثت بھی تاریخ کا ایک اہم واقعہ ہے۔ حضرت جابرؓ بن عبداللہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعدؓ بن ربیع کی وفات کے وقت ان کی دو بیٹیاں موجود تھیں۔ حضرت سعدؓ بن ربیع کے بھائی نے عرب رواج کے مطابق ان کی جائیداد سنبھال لی۔ حضرت سعدؓ کی بیوہ نے حضورؐ کی خدمت میں حاضر ہوکر عرض کیا کہ یارسول اللہ ﷺ سعدؓ تو اللہ کو پیارے ہوگئے ان کی اولاد موجود ہے اور سعدؓ کا ترکہ سوائے اس جائیداد کے کوئی نہیں۔ آئندہ بچیوں کے شادی بیاہ کے مسائل بھی ہوں گے۔ لوگ بچیوں کا مال وغیرہ بھی دیکھا کرتے ہیں۔ عربوں کے دستور کے مطابق بچیوں کے چچا نے جائیداد سنبھال لی ہے۔ اس وقت تک وراثت کے کوئی احکام نہیں اترے تھے۔ آنحضرتؐ خاموش رہے اور پھر جب آیت میراث اتری تو نبی کریمؐ نے ایک روایت کے مطابق یہ ہدایت فرمائی کہ دو تہائی حصہ سعدؓ کی دو بیٹیوں کو دیا جائے اور آٹھواں حصہ ان کی ماں کو اور جو بچ جائے وہ ان کے چچا کو دینے کیلئے ارشاد فرمایا۔ (4)

دوسری روایت امام احمد کی ہے جس میں میراث کی تقسیم کا ذکر تو موجود ہے لیکن یہ تفصیل موجود نہیں کہ اس میں چچا کو بھی حصہ دیا گیا تھا وہ روایت بھی حضرت جابرؓ بن عبداللہ کی ہے جو بیان کرتے ہیں کہ وہ جائیداد جو ’اسواق‘ کے نام سے مشہور تھی۔ آنحضرت ﷺ نے بنی حارث بن خزرج کے محلّہ میں خود تشریف لے جا کر حضرت سعدؓ بن ربیع کی بیٹیوں میں تقسیم کی۔ اس موقع پر وہاں آنحضورؐ کیلئے گوشت اور روٹی کا کھانا پیش کیا گیا جو آپ نے اپنے اصحاب کے ساتھ بیٹھ کر کھایا اور ظہر کی نماز ادا کی۔ پھر تقسیم جائیداد کے کام میں مصروف ہوگئے اور عصر کی نماز بھی وہیں پڑھائی۔ یہ پہلی جائیداد تھی جو اسلامی احکام وراثت کے مطابق عورتوں میں تقسیم ہوئی۔ اور خود آنحضورؐ نے اس کی تقسیم فرمائی۔ (5)

مقام ومرتبہ

حضرت سعدؓ بن ربیع کی غیر معمولی قربانیوں فدائیت اور ایثار کے وجہ سے صحابہ کے نزدیک ان کا جو مقام تھا اس کا اندازہ اس واقعہ سے خوب ہوتا ہے حضرت سعدؓ بن ربیع کی صاحبزادی ام سید تھیں اور ان کی چچازاد بہن حضرت حبیبہؓ، حضرت ابوبکرؓ کی اہلیہ تھیں وہ بیان کرتی ہیں کہ میں حضرت ابوبکرؓ کے گھر میں ایک دفعہ ملاقات کیلئے حاضر ہوئی۔ حضرت ابوبکرؓ نے اپنا کپڑا جو اوپر لیا ہوا تھا وہ ان کے بیٹھنے کیلئے نیچے بچھا دیا اور حضرت ام سید اس پر بیٹھیں۔ اتنے میں حضرت

عمرؓ تشریف لائے اورانہوں نے پوچھا کہ یہ کس کی بیٹی ہیں۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ اے عمر! یہ اس کی بیٹی ہے جو مجھ سے بھی بہتر تھا اور تم سے بھی۔ حضرت عمرؓ نے عرض کیا کہ اے خدا کے رسول کے خلیفہ! وہ کون شخص تھا جو آپ سے بھی اور مجھ سے بھی بہتر تھا۔ حضرت ابوبکرؓ نے فرمایا کہ وہ سعدؓ بن ربیع تھے جو آنحضرت ﷺ کے زمانے میں شہید ہوئے اور اس کے نتیجے میں جنت میں اپنا ٹھکانا بنالیا اور میں اور تم دونوں پیچھے رہ گئے۔ اور وہ ان شہادتوں کے اجر حضور ﷺ کے زمانے میں ہی پاکر جنتوں کے وارث ہو گئے۔ دوسری روایت میں ہے کہ ''بہترین وہ تھا جو عقبہ میں شریک ہوا۔ بدر میں شرکت کی سعادت پائی اور احد میں شہید ہوا یہ اس کی بیٹی ہے۔'' (6)

حضرت سعدؓ اور حضرت خارجہؓ بن زید دونوں چچازاد بھائی تھے۔ احد کے میدان میں شہادت کے بعد شہداء کو ایک ایک قبر میں دو دو تین تین کر کے دفن کیا گیا اور حضرت خارجہ بن زیدؓ اور حضرت سعدؓ بن ربیع اکٹھے دفن ہوئے۔

حضرت سعدؓ بن ربیع کا وہ پیغام جو احد کے میدان سے انہوں نے دیا تھا۔ وہ ایک عاشق رسولؐ کا پیغام ہے ہر عاشق رسول ﷺ کو یہ تحریک کرتا ہے کہ آج ہم بھی خدا کے ماموراوراس کے خلیفہ کیلئے عشق ومحبت کے ایسے نمونے زندہ کرنے والے ہوں۔ یہ پیغام ہمیں یاد کراتا ہے کہ ہم نے خلافت کی اس امانت کی حفاظت کرنی ہے جو آج ہمارے سپرد ہے۔ اگر ہم نے اس میں کوئی کوتاہی کی تو پھر ہمارا کوئی جواب خدا تعالیٰ کے حضور سنا نہ جائے گا اور کوئی عذر قبول نہیں ہوگا اللہ تعالیٰ ہمیں اپنی سب امانتوں کی حفاظت کی توفیق عطا فرمائے اور ان بزرگوں پر بھی رحم کرے اور ان کی روحوں کو ٹھنڈک پہنچائے جو ایسے پیارے اور خوبصورت نمونے اور پیغام ہمارے لئے چھوڑ کر گئے۔ ع

خدا رحمت کنند ایں عاشقاں پاک طینت را

حوالہ جات:

1- ابن سعد جلد 3 صفحہ 523، اسد الغابہ جلد 2 صفحہ 371

2- بخاری کتاب النکاح باب الولیمۃ ولو بشاۃ، واقدی جلد 1 ص 203

3- مؤطا کتاب الجہاد، ابن سعد جلد 3 صفحہ 524، اسد الغابہ جلد 3 صفحہ 377

4- ترمذی کتاب الفرائض باب ماجاء فی میراث البنات

5- مسند احمد بن حنبل جلد 3 صفحہ 385

6- اصابہ جلد 3 صفحہ 77 منتخب کنز العمال برحاشیہ مسند احمد جلد 5 ص 190

ب۔بشیر

نظم ونثر میں احمدی خواتین کی خدمات اور خلفاء کی خوشنودی

چند شاعرات

حضرت اقدس مسیح موعود نے فرمایا:۔

کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

شعروشاعری محض ادب کے لئے ہے، زندگی کے لئے ہے یا کمائی کا ذریعہ۔ سارے جھگڑے چکا دئے ''اس ڈھب سے کوئی سمجھے'' فرما کر ادب کو نئے راستے دیئے ادبی صلاحیتیں برائے ابلاغ ہیں۔ لطیف انداز میں محسوسات کی خوبصورت زبان میں دلوں کے تار چھیڑے جائیں اور ان میں وہ پیغامات منتقل کر دیئے جائیں جو اللہ تعالیٰ سے ملادیں۔ خواتین کی اس محفل شعروسخن کی میر مشاعرہ حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ ہیں۔

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع آپ کے بارے میں فرماتے ہیں:۔

''بڑی پھوپھی جان حضرت نواب مبارکہ بیگم صاحبہ کی نظمیں پڑھ کر آپ حیران ہوں گی کہ اس دور کے بڑے بڑے شاعر بھی فصاحت و بلاغت میں آپ کا مقابلہ نہیں کرتے۔ ذہن بھی روشن دل بھی روشن اور سکینت بھی تھی جو کبھی زندگی کا ساتھ نہیں چھوڑتی تھی۔ جو اس زندگی میں مزہ ہے وہ ہر وقت متحرک رہنے سے بے چین رہنے میں کہاں نصیب ہوسکتا ہے؟

(دُختِ کرام صفحہ 196)

حضرت سیدہ نواب مبارکہ بیگم صاحبہ علم وادب کا ایک سمندر تھیں فرمایا کرتیں کہ قرآن کریم پڑھتے ہوئے کسی لفظ کے ترجمہ کے متعلق طبیعت رکتی ہے تو میں لغت دیکھتی ہوں اور وہی معنی درست ہوتے ہیں جو میں سمجھتی ہوں۔

آپ کے کلام کو پڑھنے سے صاف طور پر معلوم ہوتا ہے کہ آپ کا مقصود شعر گوئی نہیں بلکہ حسب ضرورت اپنے جذبات کو نظم میں ظاہر کر دینا ہے۔ آپ کا کلام تصنع سے پاک ہے۔ آپ نے کبھی کسی سے اصلاح نہیں لی۔ آپ کا کلام نہایت موثر اور دلنشیں ہے۔ آپ کا مجموعہ کلام درعدن کے نام سے شائع ہوا جو شعروادب پر آپ کی قدرت کلام کا نہایت اعلیٰ نمونہ ہے۔ اشعار نہایت پاکیزہ، عشق خدا اور عشق رسولؐ کے آئینہ دار ہیں۔ آپ کے اشعار پڑھ کر انسان بے اختیار عش عش کر اٹھتا ہے۔

نمونۂ کلام

مجھے دیکھ طالبِ منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
جو خلوصِ دل کی رمق بھی ہو ترے اِدّعائے نیاز میں
تیرے دل میں میرا ظہور ہے ترا سر ہی خود سرِ طُور ہے
تری آنکھ میں مرا نور ہے مجھے کون کہتا ہے دُور ہے
مجھے دیکھتا جو نہیں ہے تو، یہ تری نظر کا قصور ہے
مجھے دیکھ طالب منتظر مجھے دیکھ شکلِ مجاز میں
کہ ہزاروں سجدے تڑپ رہے ہیں تری جبینِ نیاز میں
مجھے دیکھ رفعتِ کوہ میں مجھے دیکھ پستیٔ کاہ میں
مجھے دیکھ عجزِ فقیر میں مجھے دیکھ شوکتِ شاہ میں
نہ دکھائی دوں تو یہ فکر کر کہیں فرق ہو نہ نگاہ میں

☆☆☆

نہ روک راہ میں مولیٰ شتاب جانے دے
کھلا تو ہے تری جنت کا باب جانے دے
مجھے تو دامنِ رحمت میں ڈھانپ لے یونہی
حساب مجھ سے نہ لے بے حساب جانے دے
سوال مجھ سے نہ کر اے مرے سمیع و بصیر
جواب مانگ نہ اے لاجواب جانے دے
مرے گناہ تری بخشش سے بڑھ نہیں سکتے
ترے نثار حساب و کتاب جانے دے

حضرت سیدہ امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع فرماتے ہیں:۔

حضرت پھوپھی جان (حضرت سیدہ نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) کو نہایت ہی لطیف شعری ذوق عطا ہوا تھا۔ خود بہت ہی صاحبِ کمال شاعرہ تھیں۔ لیکن اپنے کلام کو لوگوں سے چھپاتی تھیں۔ اکثر چند سطور لکھیں اور ایک طرف پھینک دیں اور پھر وہ کلام نظر سے غائب ہو گیا۔ چونکہ مجھے بچپن سے ہی شعر کا ذوق رہا ہے اس لئے حضرت پھوپھی جان (حضرت نواب امۃ الحفیظ بیگم صاحبہ) سے میرا ایک خاص تعلق اس وجہ سے بھی تھا۔ میری ان تک رسائی تھی اور وہ بعض دفعہ بڑے پیار کے ساتھ مجھے اپنا کلام سنا دیا کرتی تھیں ابھی کچھ عرصہ پہلے جب میں ملاقات کے لئے گیا تو ایک بہت ہی پرانی نظم جو حضرت پھوپھی جان نے مجھے قادیان کے زمانہ میں سنائی تھی اس کے ایک دو شعر سنانے کو کہے تو ان کے چہرے پر عجیب مسکراہٹ پیدا ہوئی کہ تم اب تک وہ باتیں یاد رکھتے ہو۔

(مصباح جنوری فروری 1988ء صفحہ 18)

نمونہ کلام

مری جدائی گوارا ہوئی تمہیں کیوں کر
تمہیں یہ ذکر بھی تھا ناگوار یاد کرو

محترمہ صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ

جماعت احمدیہ کی شعری روایات کی پاسدار، بلند پاکیزہ مضامین کے ساتھ قادرالکلامی اور نغمگی نے صاحبزادی امۃ القدوس بیگم صاحبہ کو منفرد مقام عطا کیا ہے۔

نمونہ کلام

خدا کا یہ احسان ہے ہم پہ بھاری
کہ جس نے ہے اپنی یہ نعمت اُتاری
نہ مایوس ہونا گھٹن ہو نہ طاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری
نبوت کے ہاتھوں جو پودا لگا ہے
خلافت کے سائے میں پھولا پھلا ہے
یہ کرتی ہے اس باغ کی آبیاری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری
الٰہی ہمیں تو فراست عطا کر
خلافت سے گہری محبت عطا کر
ہمیں دکھ نہ دے کوئی لغزش ہماری
رہے گا خلافت کا فیضان جاری

وہ جو احمدؐ بھی ہے اور محمدؐ بھی ہے
وہ مؤیِّدْ بھی ہے اور مؤیَّد بھی ہے
وہ جو واحد نہیں ہے پہ واحد بھی ہے
اک اُسی کو تو حاصل ہوا یہ مقام
اس پہ لاکھوں درود اس پہ لاکھوں سلام
وہ معارف کا اک قلزمِ بیکراں
فخرِ انسانیت رشکِ قدوسیاں
اُس کی توصیف ہو کس طرح سے بیاں
ہے زباں شرمسار اور نادم کلام
اس پہ لاکھوں درود اُس پہ لاکھوں سلام

مکرمہ منیرہ ظہور صاحبہ

مکرمہ منیرہ ظہور صاحبہ بھی ایک مستند شاعرہ تھیں۔ کلام بہت پُر اثر، لہجہ دھیما اور پُر خلوص، اللہ تعالیٰ مغفرت فرمائے۔

نمونہ کلام

''موت کا زخم''

ہر جانب اک حشر بپا ہے
کون کسی سے بچھڑ گیا ہے

ہر گل چاک گریباں دیکھا
گلشن سے یہ کون گیا ہے
عید کا دن ہے چاند بھی سہما
لرزاں لرزاں ہر تارا ہے
کون ہوا دنیا سے رخصت
شہر میں اِک کہرام مچا ہے
عید کا دن یہ کیسا آیا
ہر اِک آنکھ سے خون بہا ہے
کسی کی آنکھ سے ساون برسا
رات کا دامن بھیگ گیا ہے
راہ میں ساتھی کھو کر کوئی
تنہا، چپ، حیران کھڑا ہے
آخری دم تک جو نہ بھرے گا
موت نے ایسا زخم دیا ہے

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ

مکرمہ ڈاکٹر فہمیدہ منیر صاحبہ بھی ایک بہت منجھی ہوئی صاحب طرز احمدی شاعرہ ہیں۔

نمونہ کلام

دل کے بند دریچوں میں اک درد بسایا ساری رات
آج کسی تقصیر نے مجھ کو خوب رُلایا ساری رات
ارض و سما کے فاصلے طے کر پاتا کیسے نازک دل
تو شہ رگ سے پاس تھا مولا کیوں تڑپایا ساری رات
سب کو سنا کر کیا لینا ہے سو جاؤ خاموشی سے
عظمتؔ اس نے سن تو لیا ہے جس کو سنایا ساری رات

مکرمہ ارشاد عرشی ملک صاحبہ

سلسلہ احمدیہ کی معروف شاعرہ ہیں۔ تعلیمی، اخلاقی، عائلی اور موجودہ دور کی اعلیٰ قدروں کے انحطاط پر ان کا قلم صحیح عکاسی کر رہا ہے اور شاعری کے ذریعے اصلاح معاشرہ میں اپنا حصہ ڈال رہی ہیں۔

''تیرے در کے فقیر ہیں مولا'' ''پُل صراط پر ایک قدم'' ''فریاد درد'' وغیرہ ان کے شعری مجموعے ہیں۔

سیدنا حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے ان کے کلام پر تبصرہ فرمایا:

''بہت ہی گہرا کلام ہے اور بہت سے شعروں پر تو دل عش عش کر اٹھا۔ نظموں کا انداز دوسرے شعراء سے نرالا ہے۔ اس کتاب سے مجھ پر یہ تاثر پڑتا ہے کہ کسی بت کی بے وفائی نے آپ کو خدا دے دیا ہے۔ اللہ تعالیٰ کی محبت میں گندھا ہوا کلام دل کی گہرائی سے نکلا ہے اور دل کی گہرائی پر اترا ہے۔''

کلام کے چند شعری نمونے درج ہیں۔

سر کو سفید کر دیا چہرہ سوال کر دیا
عرشیؔ مری تلاش نے مجھ کو نڈھال کر دیا

جو بسا رکھا تھا گھر زیر و زبر کرنا ہی تھا
عشق کی ٹھانی تو خود کو دربدر کرنا ہی تھا
گھپ اندھیرا چار جانب وہ میرا تنہا سفر
کام مشکل تھا بہت، عرشیؔ مگر کرنا ہی تھا

دنیا کے کاروبار کی فرصت نہ ہو سکی
دل اس سے جب ملا تو فراغت نہ ہو سکی
ماتھا تو ٹیکتے رہے ہر صبح و شام ہم
پر سچ تو یہ ہے ہم سے عبادت نہ ہو سکی

مکرمہ امۃ القدیر ارشاد صاحبہ

مکرمہ امۃ القدیر ارشاد صاحبہ نے سنجیدہ شعر گوئی کے ساتھ پُر لطف مزاحیہ شاعری بھی کی ہے۔ ''یاد ماضی'' کے عنوان سے ایک نظم کے چند بندیوں ہیں۔

آج بھی مجھ کو وہ کالج کا زمانہ یاد ہے
اُن کی شفقت یاد ہے اپنا ستانا یاد ہے
آئے دن جرمانے کھا کر بھول جانا یاد ہے
ہر بہانہ یاد ہے ہر اک فسانہ یاد ہے
اے ہمارے جامعہ عرفان و حکمت کے چمن
یاد آتے ہیں کبھی تجھ کو بھی یاران کہُن؟
ہوسٹل میں چھپ کے کھانے کا مزا بھولا نہیں
اور یہ بھی ڈر کہ واللہ وہ نہ آ جائیں کہیں
پھر تو بچنے کی خدایا کوئی صورت ہی نہیں
اور جرمانہ بھی ہونا لازمی ہے بالیقین
اے ہمارے جامعہ ماضی کی یادوں کے وطن
یاد آتے ہیں کبھی تجھ کو بھی یارانِ کہُن؟

محترمہ امۃ الباری ناصر صاحبہ

میں سلطان القلم کی اک سپاہی
مری دولت قلم کاغذ سیاہی
سرِ عرشِ معلّی میرا ہادی
مرا حافظ ہے خود عالَم پناہی
مجھے حق نے عطا کی کامرانی
مرے دشمن کو ناکامی، تباہی
مری منزل رضائے ربّ رحماں
سوا اس کے کوئی دولت نہ چاہی
میں ہوں شاہِ جہانِ فکر و احساس
فقیری میں ملی ہے بادشاہی
کیا سنگسار نااہلوں نے مجھ کو
یہ کافی ہے ثبوت بے گناہی
میں لکھوں، خوب لکھوں اور مقصد
فقط تیری رضا ہو یا الٰہی
نہیں ہے پیش منظر جب وہ ہستی
تو پس منظر سیاہی ہی سیاہی
لپک کر گود میں بھرتی ہے منزل
طلب میں اُس کی جب نکلے ہیں راہی

☆☆☆

مندرجہ بالا چند شاعرات کا ذکر اور مختصر نمونہ ہائے کلام صرف اس اندازے کے لئے پیش کیا گیا ہے کہ احمدی شاعرات اس میدان بھی کسی سے کم نہیں۔ ان کے علاوہ بھی بڑی تعداد میں خواتین نے عمدہ دلآویز شعر کہے۔ مثلاً مکرمہ اصغری نورالحق صاحبہ، مکرمہ شاکرہ صاحبہ، مکرمہ طیبہ زین صاحبہ۔

نثری خدمات

نثر میں خواتین کی قلمی کاوشوں کے متعلق حضرت سیدہ مریم صدیقہ صاحبہ کے ایک مضمون سے اقتباس پیش خدمت ہے آپ فرماتی ہیں کہ:۔

لجنہ کی ابتدائی ممبرات میں سے چند خواتین ایسی تھیں جن کی یہ خواہش تھی کہ عورتوں کی تعلیم و تربیت کے لئے ایک الگ رسالہ جاری ہو۔ صف اول میں سیدہ ام داؤد تھیں۔ پھر استانی سکینۃ النساء اہلیہ قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل ممتاز حیثیت رکھتی تھیں۔ ان کے علاوہ اور بہنیں بھی وقتاً فوقتاً ''احمدی خاتون'' اور ''تادیب النساء'' میں اس سلسلہ میں لکھتی رہی ہیں۔

''احمدی خاتون'' ایک رسالہ عرفانی صاحب نے مستورات کے لئے جاری کیا تھا جس کا نام بعد میں حضرت مصلح موعود نے ''تادیب النساء'' رکھ دیا تھا۔ کچھ عرصہ بعد وہ بھی بند ہو گیا تو الفضل کے صفحات پر احمدی خواتین کے مضامین نظر آنے لگے۔ ایڈیٹر صاحب الفضل نے اعلان فرمایا کہ الفضل میں ایک صفحہ عورتوں کے مضامین کے لئے مخصوص کر دیا جائے گا۔ اس اعلان کے بعد الفضل کے صفحات پر نظر ڈالیں تو ہر پرچہ میں کسی نہ کسی خاتون کا مضمون نظر آتا تھا جس میں کوئی نہ کوئی تجویز عورتوں کی ترقی کی ہوتی تھی۔

احمدی بہنیں ایک زنانہ اخبار کی ضرورت محسوس کر رہی تھیں اور اپنے خیالات کا اظہار بھی کر رہی تھیں۔ حضرت خلیفۃ المسیح الثانی نے ایسے اخبار کی منظوری دے دی۔

آخر 15 دسمبر 1926ء کو اس کا پہلا پرچہ شائع ہوا۔ اس رسالہ کا نام ''مصباح'' رکھا گیا۔ یہ اخبار مہینہ میں دو بار یکم اور پندرہ تاریخ کو نکلتا تھا۔ حجم سولہ (16) صفحے اور قیمت اڑھائی روپے تھی۔ ایک کٹر آریہ سماجی اخبار ''تیج'' کی رائے مصباح کے بارے میں یہ تھی۔

''میرے خیال میں یہ اخبار اس قابل ہے کہ ہر آریہ سماجی اس کو دیکھے۔ اس کے مطالعہ سے انہیں احمدی عورتوں کے بارے میں جو غلط فہمی ہے کہ وہ پردہ کے اندر بند رہتی ہیں اس لئے کچھ کام نہیں کرتیں فی الفور دور ہو جائے گی اور انہیں معلوم ہو جائے گا کہ یہ عورتیں باوجود ''............ کے ظالمانہ'' حکم کے طفیل پردہ کی قید میں رہنے کے کس قدر کام کر رہی ہیں۔؟ اور ان میں مذہبی احساس اور .... کا جوش کس قدر ہے۔ ہم استری سماج قائم کر کے مطمئن ہو چکے ہیں لیکن ہم کو معلوم ہونا چاہئے کہ احمدی عورتوں کی ہر جگہ انجمنیں قائم ہیں اور جو کام وہ کر رہی ہیں اس کے آگے ہمارے استری سماجوں کا کام بالکل بے حقیقت ہے۔ مصباح کو دیکھنے سے معلوم ہوگا کہ احمدی عورتیں ہندوستان، افریقہ، عرب، مصر، یورپ اور امریکہ میں کس قدر اور کس طرح کام کر رہی ہیں۔

عورتوں کا یہ اخبار جو 15 دسمبر 1926ء کو جاری ہوا تھا۔ تقسیم ملک تک یعنی 1947ء تک جاری رہا۔ شروع میں پندرہ روزہ تھا جو بعد میں ماہوار ہو گیا۔ شروع میں مرد حضرات نے بطور ایڈیٹر خدمت انجام دی لیکن 1947ء میں لجنہ اماء اللہ نے فیصلہ کیا کہ لجنہ اس رسالہ کو اپنی نگرانی میں لے لے اور اس کا تمام خرچ خود برداشت کرے۔

ملکی تقسیم کے بعد 1950ء میں دوبارہ مصباح جاری ہوا۔ جو اللہ کے فضل سے پوری شان کے ساتھ جاری ہے اور عورتوں کا واحد ترجمان ہے۔ اس کی پہلی مدیرہ عزیزہ امۃ اللہ خورشید بنت مولانا ابوالعطاء تھیں۔ ان کی وفات کے بعد امۃ الرشید شوکت صاحبہ، ان کے بعد امۃ اللطیف صاحبہ اہلیہ شیخ خورشید احمد صاحب اور اب ان کے بعد سلیمہ قمر صاحبہ ادارت کے فرائض سرانجام دے رہی ہیں۔

(مصباح جنوری 1996ء صفحہ 47,40,39)

مصباح کے علاوہ دنیا بھر کے ممالک کی لجنات اپنی زبانوں اور ضرورت کے مطابق رسالے شائع کرتی ہیں مثلاً

النصرت	برطانیہ
المائدہ	امریکہ
عائشہ (Aysha)	امریکہ
صدیقہ	نائیجیریا
النساء	کینیڈا
زینب	ناروے

لجنہ اماء اللہ مرکزیہ نے متعدد کتب شائع کی ہیں۔ جن میں الازھار لذوات الخمار، المصابیح، تاریخ لجنہ اماء اللہ بہت اہم ہیں۔

لجنہ اماء اللہ لاہور کی اشاعتی خدمات

صد سالہ جشن تشکر کی خوشی میں لجنہ لاہور نے سو کتب کی اشاعت کا منصوبہ بنایا ان کی متعدد کتب شائع ہو چکی ہیں۔ صاحب قلم خواتین ملکی اخبارات میں اپنے موقف پر مشتمل خطوط اور مضامین بھی لکھتی ہیں۔

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے جلسہ سالانہ یوکے 1992ء اپنے دوسرے دن کے خطاب میں لجنہ لاہور کے شعبۂ اشاعت کے کام پر خوشنودی کا اظہار فرمایا۔

محترمہ نسیم سعید صاحبہ کو یہ اعزاز بھی حاصل ہے کہ لجنہ پاکستان کی طرف شائع ہونے والے مجلّہ صد سالہ جشن تشکر کی ادارت کے فرائض ادا کئے۔

لجنہ کراچی کی اشاعتی خدمات

امۃ الباری ناصر صاحبہ سیکرٹری اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی لکھتی ہیں:۔

''ہم نے فضل خداوندی سے امام وقت کی اطاعت میں ان کی دعاؤں کے طفیل نئی صدی کے استقبال کا عاجزانہ منصوبہ بنایا جس میں ہمیں کامیابی نصیب ہو رہی ہے۔ 40-50 کتابیں چھاپ لینا قابل ذکر واقعہ نہیں مگر امام وقت کی توجہ، محبت، شفقت، راہنمائی اور دعائیں حاصل کرنا بہت بڑا واقعہ ہے۔ حضور پُر نور کی حوصلہ افزائی مسرت انبساط محسوسات و جذبات کے معاملات ہیں جن کا بیان دنیا کے کسی زبان میں ممکن نہیں۔

1988ء میں شعبہ اشاعت لجنہ کراچی کے تحت کتب کا کام شروع کیا گیا۔ اب تک یہ گراں قدر علمی خدمات تسلسل اور خوبصورتی کے ساتھ رواں دواں ہے۔

کلام طاہر حضرت اقدس کی تفصیلی ہدایات کی روشنی میں ظاہری اور باطنی لحاظ سے نہایت خوبصورت اور دیدہ زیب چھپی۔ الفضل نے تعارف میں لکھا:۔

''احمدیہ جماعت میں سب سے خوبصورت کتاب، کاغذ، پرنٹ، جلد اور فلیپ کی خوبصورتی مدنظر رکھتے ہوئے چھپنے والی کتاب کا اعزاز شعبہ اشاعت لجنہ اماء اللہ کراچی کے حصہ میں آیا''

حضرت خلیفۃ المسیح الرابع لجنہ کی ممبرات اور سیکرٹری اشاعت اور صدر صاحبہ لجنہ اماء اللہ کی حوصلہ افزائی کرتے ہوئے فرماتے ہیں:۔

''آپ اور آپ کے ساتھیوں کی مساعی قابل صد ستائش ہے۔ کتب لکھنے اور فروخت کرنے میں تو آپ نے کمال کر دیا ہے۔ خلوص سے کام کیا جائے تو اسی طرح برکت پڑتی ہے۔ ہاتھ ہلاتے رہیں تو خدا تعالیٰ تصورات سے بھی زیادہ نوازتا ہے۔ الحمد للہ کہ آپ لوگوں کی مساعی مثمر بثمرات ہوئی''

احمدی خواتین کا مستحسن اور مستحکم مقام

حضرت مصلح موعود نے 21/ اکتوبر 1956ء بر موقع سالانہ اجتماع لجنہ اماء اللہ فرمایا:۔

''پس اگر تم کمر ہمت باندھ لو اور دین کی خاطر ہر قربانی کے لئے آمادہ ہو جاؤ تو میں تمہیں یقین دلاتا ہوں کہ ابھی تم میں سے بہت سی عورتیں زندہ ہوں گی (دین حق) غالب آجائے گا اور تم اس دنیا میں بھی اللہ تعالیٰ کی رضا حاصل کرو گی اور آخرت میں بھی اس کے انعامات کی وارث ہو گی''۔

اس ارشاد کو بار بار پڑھیے کتنے ہی زندہ نشان ابھر کر سامنے آتے رہیں گے اور ہم دل سے تصدیق کریں گے کہ ہمارے بزرگوں کا ہر فرمان سچا تھا۔ کمزور، غریب کم علم دیہاتی خواتین ہوں یا پڑھی لکھی اعلیٰ عہدوں پر متمکن خواتین سب کی چھوٹی بڑی مساعی مل کر دنیا کی تقدیر بنا رہی ہیں۔ پیارے حضور خلیفہ رابع نے بڑے دلنشیں انداز میں خواتین کو خراج تحسین پیش فرمایا ہے:۔

''ایک کھلا چیلنج ہے تمام دنیا کی خواتین کے لئے احمدی خواتین سی کوئی اور خواتین لا کر تو دکھاؤ۔ کتنی عظمت کی زندگی ہے۔ کتنی اعلیٰ مقاصد کے لئے وقف ہیں اور ان کی لذتوں کے معیار بدل چکے ہیں۔ تمہیں جو لذت سنگھار پٹار میں ملتی ہے۔ دکھاوے نمائش اور ناچ گانوں میں ملتی ہے۔ اس سے بہت بہتر اور بہت اعلیٰ درجے کی لذتیں احمدی خواتین کی زندگی کو منور رکھتی ہیں اور ان کے دلوں میں ایسی باقی رہنے والی لذات ہیں جو اس زندگی میں بھی اس کا ساتھ دیتی ہیں اور اس دنیا میں بھی جہاں تم سب نے مر کر پہنچنا ہے............

احمدی خواتین دنیا میں مثبت اقدام کے طور پر کیا کچھ کر رہی ہیں قوموں کی زندگی میں کتنا بھرپور حصہ لے رہی ہیں اور جیسا کہ میں نے پہلے ہی کہا ہے کہ دنیا بھر کی تمام خواتین سے مقابلہ کر کے دیکھیں کہ کسی قوم میں خواتین کی اتنی بھاری تعداد اتنے مثبت اور مفید کارآمد کاموں میں مصروف دکھائی نہیں دیں گی جیسے کہ احمدی خواتین دکھائی دیتی ہیں۔

اپنے خلفائے کرام کے زیر سایہ صبر و رضائے الٰہی، توکل، زہد اور تقویٰ کی دولت سے مالا مال نہ صرف مردوں کے شانہ بشانہ چلتی چلی جا رہی ہیں بلکہ اولادوں کی اعلیٰ تربیت کر کے نئی نسلوں کے ذریعے جماعت کو ایک نئی اور عظیم قوت فراہم کرتی چلی جا رہی ہیں۔

آج میں احمدی خواتین کو اپنے دائیں بھی لڑتے دیکھ رہا ہوں اور بائیں بھی اور آگے بھی اور پیچھے بھی۔ آج احمدی خواتین بیدار ہو کر اٹھ کھڑی ہوئی ہیں۔ احمدی خواتین نے ہر میدان میں میرا ساتھ دیا۔ بگڑے ہوئے معاشرے کا بہترین جواب احمدی خواتین ہیں''۔

حضور نے افریقہ کے بارے میں فرمایا:۔

وہاں احمدی خواتین سے وہ خدمت نہیں لی جا رہی جس طرح دوسرے ممالک میں ان سے خدمت لی جا رہی ہے اور اگر ان کو بیدار کر دیا جائے تو چند سال میں سارے افریقہ میں انقلاب آسکتا ہے اور چند سال میں سارے افریقہ کی تقدیر بدل سکتی ہیں۔

انڈونیشیا کے بارے میں فرمایا:۔

انڈونیشیا میں جو انقلاب رکا ہوا تھا وہ اب اللہ نے چاہا تو احمدی خواتین کی وجہ سے قریب آرہا ہے۔

جرمنی کے بارے میں حضور اقدس نے فرمایا:۔

ریسرچ کے کام میں 100 سے زائد احمدی بچیاں دن رات کام کر رہی ہیں۔ یہ پوری بیدار اور ہمہ وقت چوکس ہیں۔ احمدیہ ٹیلی ویژن کے لئے سینکڑوں بچیاں کام کر رہی ہیں دعوت الی اللہ میں بھی مصروف ہیں۔ اس سے پہلے احمدیت کی تاریخ میں مجھے احمدی بچیوں کا اس طرح کام یاد نہیں بلکہ اس کا سواں (100) حصہ بھی کبھی عورتوں نے کام نہیں کیا۔ ناروے کی احمدی بچیوں کے بارے میں بتایا کہ:۔

انہوں نے قرآن مجید کا ایسا اچھا ترجمہ کیا کہ ماہرین ایک بھی غلطی نہ نکال سکے۔ ناروے کی احمدی بچیوں کو دیکھ کر نارویجین بچیاں بھی دین کی طرف مائل ہو رہی ہیں اور دینی طرز کا لباس پہننے لگی ہیں۔

سویڈن کے بارے میں فرمایا:۔

پہلے لمبے عرصے تک صرف ڈاکٹر قانتہ کا نام سنا جاتا تھا اب اللہ کے فضل سے یہاں کتنی قانتائیں بیدار ہو چکی ہیں۔

ڈنمارک کے بارے میں فرمایا:۔

کہ یہاں کے بارے میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ اب ایک لہر اٹھی تو ہے اب دیکھتے ہیں کہاں تک پہنچتی ہے۔

پاکستان کے بارے میں فرمایا:۔

کہ یہاں کے بارے میں اتنا کہہ سکتا ہوں کہ احمدی خواتین ہر میدان میں آگے ہیں حضور نے لجنہ ربوہ کی صدر آپا طاہرہ صدیقہ صاحبہ کے بارے میں فرمایا کہ

یہ جو کام لندن میں ہوتا دیکھتی ہیں ربوہ میں بھی جاری کر دیتی ہیں۔

کراچی کی لجنہ کے بارے میں فرمایا یہ غیر معمولی خراج تحسین کی مستحق ہیں۔ ان کی صدر آپا سلیمہ صاحبہ نیک دل خاتون ہیں ان کی ساتھیوں میں حور جہاں بشریٰ داؤد صاحبہ وفات پا چکی ہیں۔ اب امۃ الباری ناصر اور مسز ناصر ملک صاحبہ نے اشاعت کتب میں غیر معمولی مہارت کا ثبوت دیا ہے۔ بہت سے رسائل لکھے ہیں اور نئے سے نئے مزید لکھ رہی ہیں۔

دعوت الی اللہ کے بارے میں بھی لجنہ کراچی کی تعریف فرمائی۔

انگلستان کا ذکر حضور انور نے تفصیل سے یوں فرمایا۔

اس نئے دور کا آغاز انگلستان سے ہی ہوا۔ ساری نیکیوں کی بناء یہاں کی احمدی خواتین نے ڈالی۔ اگر یہ میرا سہارا نہ بنتیں تو میں نہیں جانتا کہ کس طرح میں سارے کاموں سے نبٹ سکتا؟ سال بھر میں مجھے 2 لاکھ خطوط موصول ہوتے ہیں ان کا سارا کام یہاں کی عورتوں نے سنبھالا ہوا ہے ان کی سربراہ سارہ رحمان ہیں۔ انہوں نے ایک ٹیم بنائی ہے۔ میرے دل سے بے اختیار ان کے لئے دعا نکلتی ہے۔ ایک دفعہ میں نے ایک عورت سے کہا کہ آپ کے پاس بہت زیادہ کام ہے اسے کم نہ کر دیا جائے تو بے اختیار انہوں نے کہا کہ خدا کے لئے ایسا نہ کریں مجھے تو اس کام میں بے حد لطف اور مزا آتا ہے۔

اس ضمن میں حضور نے مسز ونڈرمین کی خدمات کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا اللہ ان سب کو جزا دے۔

ریسرچ ٹیموں کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا:۔

یہ کام لندن سے شروع ہوا تا کہ اہم مسائل پر ریسرچ کر کے (دین حق) پر حملے کرنے والوں پر جوابی حملے کئے جا سکیں لندن کے بعد جرمنی میں بھی ریسرچ ٹیم بنی۔ اس ضمن میں حضور نے فوزیہ شاہ صاحبہ اور نویدہ شاہد صاحبہ دونوں کا ذکر کیا۔ حضرت یحییٰؑ کے بارے میں ریسرچ کے ضمن میں حضور نے محترمہ ماہا صاحبہ کا نام لیا اور دیگر خدمات کرنے والی خواتین میں صوفیہ صفی، سعیدہ غازی اور ان کی بہن اسماء غازی کا خصوصی تذکرہ فرمایا۔

ترجمہ کی ٹیم کے بارے میں فرمایا:۔

کہ اس کا نام ''F6'' ہے کیونکہ اس میں جو چھ خواتین غیر معمولی کام کر رہی ہیں ان سب کے نام ''F'' سے شروع ہوتے ہیں فوزیہ رشید، فوزیہ باجوہ، فوزیہ شاہ، فریدہ غازی، فرینہ قریشی اور فرحانہ صادق یہ کتب حضرت مسیح موعود کے ترجمہ کا کام سنبھالے ہوئے ہیں۔

ہومیو پیتھک ٹیم میں دو غیر معمولی خدمت کرنے والی خواتین فرحت واکر اور نعیمہ کھوکھر ہیں۔ فرحت واکر نے میرے لیکچرز کو تحریری صورت دی ہے اور نعیمہ کھوکھر نے انڈیکس کی تیاری کا کام کیا۔ حضور نے فرمایا اس کتاب سے گھر گھر ہومیو پیتھک کلینک بن جائے گا۔ انڈیکس کے ذریعے ہر دوا تک پہنچا جا سکے گا۔ ہومیو پیتھی کے سلسلہ میں ڈبوں کی سپلائی کا کام حفیظ بھٹی اور ان کی فیملی نے کیا۔ ہومیو پیتھک کی کتاب کے ٹائٹل کے بارے میں حضور نے فرمایا کہ یہ امریکہ کی نوما نے بنایا ہے۔ شیریں بیگم صاحبہ کے بارے میں بتایا انہوں نے جب ہومیو علاج شروع کیا تو بیساکھیوں پر چلتی تھیں۔ اب چلنے کے بعد دوڑنے کی بھی کوشش کرتی ہیں۔ ہومیو پیتھک ڈسپنسری میں ڈیوٹی دینے والی مستورات میں سے حضور نے قانتہ رشید، عارفہ امتیاز، صبیحہ لون، شگفتہ ناصر، نعیمہ کھوکھر، مبارکہ گلزار اور ناصرہ رشید کا نام لیا۔

حضور نے نئی کتاب کے بارے میں مددگار ٹیم کے طور پر ماہا بربوس اور فوزیہ شاہ کا نام لیا اور فرمایا اس کام کو منصورہ حیدر نے آگے بڑھایا۔

اس کے علاوہ مسرت بھٹی اہلیہ طاہر بھٹی صاحب اور آپا مجیدہ نے پروف ریڈنگ کا کام کیا۔ اس کتاب کی تیاری میں آخری مددگار ٹیم میں منیر الدین شمس صاحب، فریدہ غازی اور فرینہ قریشی ہیں۔ اس کے علاوہ حضور نے صالحہ صفی کی خدمات کا خصوصی تذکرہ فرمایا۔

حضور نے فرمایا سینکڑوں بہنیں ہزاروں بچیاں ہیں جو احمدیہ ٹیلی ویژن میں دیگر خدمات بجا لا رہی ہیں اور نیک کاموں میں مصروف ہیں۔ وہ اپنے بیمار بچے، اپنی بیمار مائیں اور گھر کے کام چھوڑ کر دین کا کام کرتی ہیں۔ اس لحاظ سے آج جماعت احمدیہ کے کاموں میں احمدی خواتین کا نمایاں دخل ہے۔ اللہ تعالیٰ ان کو دنیا اور آخرت میں جزاء عطا کرے۔ آمین

(الفضل 30 جولائی 1999ء)

الحمد للہ کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے احمدی خواتین کا یہ ممتاز، منفرد اور مستحکم مقام خدائے تعالیٰ کا خاص فضل و احسان ہے۔ حضرت مسیح موعود اور آپ کے خلفائے کرام کی خاص توجہ، تربیت اور شفقت شامل حال رہی ورنہ ناممکن تھا کہ آج احمدی خواتین اس بلند مرتبہ تک پہنچ سکتیں۔ ہم احمدی خواتین تو اس خاص فضل کے لئے اللہ تعالیٰ کا کما حقہ شکر بھی ادا نہیں کر سکتیں۔

اطلاعات واعلانات

نوٹ: اعلانات صدر/امیر صاحب حلقہ کی تصدیق کے ساتھ آنا ضروری ہیں۔

سانحہ ارتحال

٭ مکرم مرزا خلیل احمد قمر صاحب تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کی ممانی مکرمہ سکینہ بی بی صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری سمیع اللہ صاحب مرحوم بعمر 80 سال بمقام قلعہ احمد آباد ضلع نارووال انتقال کر گئیں۔ مربی صاحب حلقہ نے مورخہ 23 جون کو مقامی قبرستان میں نماز جنازہ پڑھائی۔ قبر تیار ہونے پر مربی صاحب نے ہی دعا کرائی۔ مرحومہ نڈر احمدی تھیں۔ قصبہ میں احمدیوں کے صرف دو گھر ہی ہیں مگر آپ کے تعلقات سب کے ساتھ تھے ان کو دعوت الی اللہ بھی کرتی رہتی تھیں جہاں حضرت مسیح موعود اور جماعت احمدیہ پر اعتراض ہوتا تو بڑی جرأت سے اپنے علم کے مطابق جواب دیا کرتی تھیں آپ بہت مہمان نواز، عزیزوں کے ساتھ نیک سلوک کرنے والی، نماز کی پابند، جماعت احمدیہ اور خلفاء احمدیت سے والہانہ محبت رکھنے والی تھیں۔ قبرستان کی زمین مرحومہ نے ہی وقف کی تھی۔ مرحومہ نے اپنے پسماندگان میں 6 بیٹے اور 4 بیٹیاں چھوڑی ہیں سب بچے شادی شدہ اور صاحب اولاد ہیں احباب سے درخواست دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ مرحومہ کو اپنے جوار رحمت میں جگہ دے اور پسماندگان کو صبر جمیل عطا فرمائے۔ آمین

ملازمت کے مواقع

٭ Dawlance کمپنی کو Category منیجر اور CRM منیجر درکار ہیں۔ درخواستیں 29 جولائی 2009ء تک بھجوائی جاسکتی ہیں رابطہ کیلئے: jobs@dawlance.com.pk

٭ بینک الریاض کو سینئر فنانس آفیسرز درکار ہیں درخواست اس پتہ پر بھجوائی جاسکتی ہیں۔ recruitment@riyadbank.com

٭ پاکستان پٹرولیم لمیٹڈ کو چیف انجینئرز، چیف جیالوجسٹ درکار ہیں۔ درخواستیں بنام جنرل منیجر ہیومن ریسورسز بھجوائی جاسکتی ہیں۔

٭ منسٹری آف فوڈ اینڈ ایگری کلچر گورنمنٹ آف پاکستان کو مانیٹرنگ آفیسر درکار ہے۔ درخواستیں 9/ اگست 2009ء تک اسلام آباد بھجوائی جاسکتی ہیں۔

٭ منسٹری آف ایجوکیشن گورنمنٹ آف پاکستان نیشنل کالج آف آرٹس میں نوجوان درکار ہیں۔

نوٹ: تمام اشتہارات کی تفصیل کیلئے مورخہ 19 جولائی 2009ء کا روزنامہ ڈان ملاحظہ فرمائیں۔

(نظارت صنعت وتجارت)

☆......☆......☆

نکاح

٭ مکرم حافظ امیر حسین صاحب راولپنڈی تحریر کرتے ہیں۔

خدا تعالیٰ کے فضل سے خاکسار کے بیٹے مکرم صباح الظفر صاحب مربی سلسلہ کے نکاح کا اعلان ہمراہ مکرمہ وجیہہ کوثر صاحبہ بنت مکرم مشتاق احمد صاحب دارالیمن غربی سعادت ربوہ بعوض حق مہر 35 ہزار روپے مکرم آصف جاوید چیمہ صاحب نائب ناظر اصلاح وارشاد مرکزیہ نے مورخہ 11 جولائی 2009ء کو بیت المبارک میں بعد نماز عصر کیا۔ احباب جماعت سے دعا کی درخواست ہے کہ خدا تعالیٰ اس رشتہ کو ہر دو خاندانوں کیلئے باعث برکت بنائے اور نیک نصیب سے نوازے۔ آمین

درخواست دعا

٭ مکرم ضمیر احمد ندیم صاحب مربی سلسلہ تحریر کرتے ہیں۔

خاکسار کے بھتیجے عزیزم فرخ احمد بعمر 12 سال ابن مکرم وسیم احمد طاہر صاحب الیکٹریشن تحریک جدید کی چند ماہ قبل آنکھ زخمی ہوگئی تھی اب مدینہ آئی ٹرسٹ فیصل آباد میں آپریشن تجویز ہوا ہے۔ احباب جماعت سے درخواست دعا ہے کہ خدا تعالیٰ مزید پیچیدگیوں سے محفوظ رکھے کامل شفا اور پوری نظر عطا فرمائے۔

٭ مکرم ڈاکٹر گلزار احمد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کے چچا محترم رانا عبدالغفور صاحب جرمنی کی بیٹی آسیہ رانا صاحبہ کا لاہور کے ایک ہسپتال میں کمر کا آپریشن ہوا ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

٭ مکرم کیپٹن ڈاکٹر یحییٰ صاحب کے والد محترم پروفیسر شیخ عبدالماجد صاحب علامہ اقبال ٹاؤن لاہور بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

٭ مکرم مرزا اعتراف بیگ صاحب ای ایم ای ہاؤسنگ سوسائٹی لاہور کے سسر محترم کرنل (ر) رانا عبدالباسط صاحب کی سی ایم ایچ لاہور میں انجیوگرافی ہوئی ہے۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

٭ مکرم عبدالمنان صاحب سابق سیکرٹری مال حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور پھیپھڑوں کی تکلیف کی وجہ سے بیمار ہیں۔ احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

ہر سال وقف عارضی کریں

حضرت خلیفۃ المسیح الثالث فرماتے ہیں۔

''وقف عارضی کیلئے بڑی کثرت کے ساتھ اپنے نام پیش کریں اور بار بار پیش کریں میں تو سمجھتا ہوں کہ جو شخص ایسا کرسکتا ہو اور اس کے رستہ میں کوئی خاص دشواری نہ ہو کہ جس کو دور کرنا اس کے لئے ممکن ہی نہ ہو تو اسے سال میں ایک سے زائد دفعہ بھی اپنے آپ کو وقف عارضی کے لئے پیش کرنا چاہئے لیکن ہر سال ایک دفعہ تو ضرور اس وقف میں حصہ لینا چاہئے تاکہ ایک قسم کی ٹریننگ اور استغفار کرنے کی تربیت بھی اسے مل جائے۔''

(الفضل 24 نومبر 1967ء)

حقیقی نیکی

٭ غریب اور مستحق دل کے مریضوں کی مالی معاونت کے لئے ''نادار مریضان'' کے نام سے ایک مد قائم ہے۔ احباب جماعت اس میں بڑھ چڑھ کر حصہ لیں۔

''تم ہرگز نیکی کو پا نہیں سکو گے یہاں تک کہ تم ان چیزوں میں سے خرچ کرو جن سے تم محبت کرتے ہو''

(آل عمران:93)

(ایڈمنسٹریٹر طاہر ہارٹ انسٹیٹیوٹ)

تبدیلی نام

٭ مکرم محمد منیر صاحب ولد مکرم بشیر احمد صاحب ساکن مکان نمبر 15/1 دارالفضل شرقی ربوہ تحریر کرتے ہیں۔ کہ میں نے اپنا نام منیر احمد سے تبدیل کر کے محمد منیر رکھ لیا ہے۔ آئندہ مجھے اسی نام سے لکھا اور پکارا جائے۔

درخواست دعا

٭ مکرم ڈاکٹر طاہر مسعود صاحب حلقہ علامہ اقبال ٹاؤن لاہور کی والدہ محترمہ بیمار رہتی ہیں احباب جماعت سے شفاء کاملہ وعاجلہ کیلئے دعا کی درخواست ہے۔

دورہ نمائندہ منیجر روزنامہ الفضل

٭ مکرم نعیم احمد صاحب اٹھوال نمائندہ منیجر روزنامہ الفضل آج کل توسیع اشاعت، وصولی واجبات اور اشتہارات کے لئے میرپور، کوٹلی آزاد کشمیر کے دورہ پر ہیں۔ احباب جماعت داراکین عاملہ مربیان کرام سے خصوصی تعاون کی درخواست ہے۔

(منیجر روزنامہ الفضل)

جاپان میں احمدیت

1902ء میں سیدنا حضرت مسیح موعود کے سامنے جاپان میں دعوت احمدیت کا ذکر ہوا تو حضور نے فرمایا: ''اگر خدا چاہے گا تو اس ملک میں طالب (حق) پیدا کردے گا''۔

1935ء میں صوفی عبدالقدیر نیاز صاحب ابن حضرت مولوی عبداللہ سنوری صاحب اور 1937ء میں مولوی عبدالغفور صاحب بطور مربی Kobe پہنچے۔ جنگ عظیم دوم کی وجہ سے ہندوستانی باشندوں کا جاپان میں رہنا مشکل ہوگیا۔ 1954ء میں مکرم خلیل احمد صاحب ناصر Shimizu میں ایک کانفرنس میں شامل ہوئے۔ 1959ء میں محمد اویس کو بیاشی صاحب (Kobyashi) ربوہ آئے اور جماعت احمدیہ میں شمولیت اختیار کی۔

1960ء میں میرین انجینئر عبدالمنان خان صاحب اور ان کے دوست نور احمد تاکائی صاحب Takai کے جاپانی لٹریچر تقسیم کرنے کا ذکر ملتا ہے۔ 1964ء میں جاپانیوں کو حضرت چوہدری محمد ظفر اللہ خان صاحب سے جماعت احمدیہ کی باتیں سننے کا موقع ملا۔ 1968ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب نے جاپان جاکر احمدیہ سنٹر کے قیام کا جائزہ لیا اور جاپان کے لئے مربی بھجوا کر ایک نئے دور کا آغاز فرمایا۔

8 ستمبر 1969ء کو میجر (ر) عبدالحمید صاحب ٹوکیو Tokyo کے لئے روانہ ہوئے۔ آپ 1975ء تک وہاں قیام پذیر رہے۔

1981ء میں حضرت صاحبزادہ مرزا مبارک احمد صاحب جاپان کے دورہ پر تشریف لے گئے۔ ناگویا Nagoya میں بنا بنایا مکان خریدا گیا جس کا نام احمدیہ سنٹر رکھا گیا۔

24 جولائی 1989ء کا دن جاپان کے ملک اور جماعت احمدیہ جاپان کیلئے ایک تاریخ ساز اور بابرکت دن تھا۔ پہلی دفعہ حضرت مسیح موعود کے خلیفہ حضرت خلیفۃ المسیح الرابع نے اس ملک کی سرزمین پر قدم رکھا۔ 2006ء میں حضرت خلیفۃ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ نے جاپان کا دورہ فرمایا۔

☆......☆......☆

پرس، سکول بیگ، کالج بیگ، اٹیچی اور سفری بیگ کی تمام ورائٹی دستیاب ہے
دولت BAGS
0333-6708827 ملک مارکیٹ۔ ریلوے روڈ ربوہ

ضرورت ہے
ریٹائرڈ میل نرس کی ضرورت ہے۔ بالخصوص آرمی سے ریٹائرڈ میل نرس کو ترجیح دی جائے گی۔ اپنے تعلیمی کوائف مع درخواست مصدقہ از صدر صاحب جماعت درج ذیل پتہ پر بھجوائیں۔
مظہر فارما ہسپتال احمد نگر ربوہ پوسٹ کوڈ: 35460
فون: 047-6211544 موبائل: 0334-6372686

خالص سونے کے زیورات کا مرکز
کاشف جیولرز
گولبازار ربوہ
میاں غلام مرتضیٰ محمود
فون دکان: 047-6215747 فون رہائش: 047-6211649

خبریں

سپریم کورٹ میں مشرف کی 29 جولائی کو طلبی

سپریم کورٹ نے سابق صدر جنرل (ر) پرویز مشرف کو 3 نومبر 2007ء کو ملک میں ایمرجنسی کے نفاذ اور پی سی او ججز کیس کے حوالے سے مقدمہ میں الزامات کے دفاع کیلئے نوٹس جاری کر دیا اور 29 جولائی کو عدالت میں خود یا وکیل کے ذریعے اپنا موقف پیش کرنے کا حکم دے دیا ہے۔ چیف جسٹس افتخار محمد چودھری کی سربراہی میں 14 رکنی بنچ نے یہ حکم اٹارنی جنرل سردار لطیف خان کھوسہ کے اس بیان کے بعد دیا جس میں انہوں نے وفاقی حکومت کی طرف سے دو ٹوک انداز میں بتایا کہ اٹارنی جنرل یا وفاقی حکومت جنرل (ر) پرویز مشرف کا کسی بھی طور پر دفاع نہیں کرے گی۔

مشرف ماضی کا حصہ ہیں بچانے کی کوشش نہیں کرینگے

پاکستان اور افغانستان کیلئے امریکی صدر کے خصوصی نمائندہ رچرڈ ہالبروک نے وزیراعظم یوسف رضا گیلانی، آرمی چیف اشفاق کیانی اور آئی ایس آئی چیف سے ملاقاتیں کیں جن میں متاثرین مالاکنڈ کی بحالی کے عمل پر تبادلہ خیال کیا گیا۔ دریں اثناء میڈیا سے بات چیت کرتے ہوئے رچرڈ ہالبروک نے کہا ہے کہ پاکستان کی ملٹری اسٹیبلشمنٹ بہت طاقتور ہے، ان کا کہنا تھا کہ مشرف ماضی کا حصہ ہیں، امریکہ ان کے دفاع کیلئے نہیں آئے گا، مشرف کو بچانے کی کوشش ہم نہیں کریں گے۔ ہم پاکستان کی عدالتوں کا احترام کرتے ہیں۔ مشرف کیس پاکستان کا اندرونی معاملہ ہے ہم مداخلت کا حق نہیں رکھتے۔

دفاع کیلئے قانونی و آئینی ماہرین سے مشاورت

سابق صدر جنرل (ر) پرویز مشرف نے 3 نومبر 2007ء کے اپنے اقدامات کے حوالہ سے سپریم کورٹ میں دفاع کرنے کے حوالے سے قانونی و آئینی ماہرین سے مشاورت شروع کر دی ہے اور امید ہے کہ آئندہ چند روز میں قانونی ماہرین کی ایک ٹیم تشکیل پائے گی۔

سورج گرہن پاکستان میں جزوی طور پر دیکھا گیا

21 ویں صدی کا طویل ترین سورج گرہن چین، بھارت، جاپانی جزائر اور بحرالکاہل میں مکمل طور پر جبکہ پاکستان کے مختلف شہروں میں بھی جزوی دیکھا گیا۔ کراچی میں سب سے زیادہ 83 فیصد تک واضح سورج گرہن دیکھا گیا جبکہ لوڈ شیڈنگ کے باعث ماہرین تاریخی سورج گرہن کے ابتدائی لمحات ریکارڈ نہ کر سکے۔ پاکستانی وقت کے مطابق گرہن 5 بجکر 58 منٹ پر شروع ہو کر 11 بجکر 12 منٹ پر ختم ہوا۔

ربوہ میں طلوع وغروب 24 جولائی

طلوع فجر	4:49
طلوع آفتاب	6:16
زوال آفتاب	1:15
غروب آفتاب	8:13

بیت اللہ محسود کے 4 ساتھیوں سمیت مزید 31 شدت پسند جاں بحق

جنوبی وزیرستان میں جیٹ طیاروں کی بمباری سے بیت اللہ محسود کے 4 ساتھی مارے گئے۔ جبکہ سوات دیر اور بونیر میں آپریشن کے دوران مزید 27 شدت پسند جاں بحق اور 10 گرفتار کر لئے گئے۔ دیر میں عسکریت پسندوں کے 3 مراکز کو بھی دھماکہ خیز مواد سے اڑا دیا گیا۔

کراچی میں عمارت گرنے سے ہلاکتوں کی تعداد 17 ہوگئی

کراچی کے علاقے لیاقت آباد میں زیر تعمیر عمارت گرنے کی وجہ سے ملبے تلے دب کر ہلاک ہونے والوں کی تعداد 17 ہوگئی۔ 6 افراد زخمی حالت میں نکال لئے گئے۔ ایک شخص 18 گھنٹے بعد زندہ نکل آیا۔ عمارت 9 ماہ قبل شروع ہوئی تھی۔ عمارت کے مالک اور ٹھیکیدار کا پولیس نے سراغ لگا لیا۔ عمارت کا نقشہ بھی پاس نہیں کروایا گیا۔ ذرائع کے مطابق ناقص میٹریل کے استعمال کی وجہ سے واقعہ پیش آیا۔

☆......☆......☆

اکسیر اولاد نرینہ
مکمل کورس -/1400 روپے
NASIR ناصر
ناصر دواخانہ (رجسٹرڈ) گولبازار ربوہ
Ph:047-6212434

صاحب جی کی ایک اور فخریہ پیشکش
فیبرکس گیلری
ریلوے روڈ ربوہ
طالب دعا: شیخ مسعود احمد خالد
047-6214300

FD-10